اخلاق سیریز
دل بدلے تو زندگی بدلے
(پارٹ 2)
نگہت ہاشمی
النور پبلیکیشنز

یادداشتیں

الغَفلَۃُ

بھول جانا

غافل کون ہے؟

1. وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ز صلے لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ز وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ز وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ط اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ(179)

''اور تحقیق ہم نے جنوں اور انسانوں میں سے اکثر کو دوزخ کے لیے پیدا کیا ہے۔ اُن کے دل ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں۔ اور ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں۔ اور اُن کے کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں۔ وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ گمراہ۔ یہی لوگ غافل ہیں۔'' (الاعراف:179)

دنیا کی زندگی پر راضی ہونے والے غافل ہیں۔

2. اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ(7) اُولٰٓئِكَ مَاْوٰهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ(8)

''یقیناً جو لوگ ہماری ملاقات کی اُمید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے اور اس پر مطمئن ہیں اور وہ لوگ جو ہماری آیات سے غافل ہیں۔(7) یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اُن اعمال کی وجہ سے جو وہ کماتے تھے۔''(8) وہ آخرت سے غافل ہیں۔ (یونس:7,8)

3. يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج صلے وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ(7)

''وہ دنیا کی زندگی میں سے ظاہر جانتے ہیں۔ اور وہ آخرت سے غافل ہیں۔''(7)

(الروم:7)

بے وقت نماز پڑھنے والا غافل ہے۔

یادداشتیں

4. عَنْ عَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ. حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ. وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ: أَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ؟ فَقُلْنَا لَهُ: اِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ، قَالَ: فَصَلُّوْا الْعَصْرَ. فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا. فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ. يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ. حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ. قَامَ فَنَقَرَهَا اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا.

''حضرت علاء بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے گھر میں ظہر کہ نماز سے فارغ ہوکر بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر گئے وہ گھر مسجد کے ایک کونے میں تھا تو جب ہم ان کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نے عصر کی نماز پڑھ لی؟ تو ہم نے ان سے کہا کہ ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ کے آئے ہیں انہوں نے فرمایا کہ عصر کی نماز پڑھ لو تو ہم کھڑے ہوئے تو ہم نے عصر کی نماز پڑھی جب ہم فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ یہ تو منافق کی نماز ہے کہ سورج کو بیٹھے دیکھتا رہتا ہے جب وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان میں ہوتا ہے تو کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارنے لگ جاتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا مگر بہت تھوڑا۔''
(مسلم: 1412)

کھانے پر اللہ کا نام نہ لینے والا غافل ہے۔

5. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ. وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ: وَالْعَشَاءَ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنے گھر داخل ہوتا ہے تو وہ اپنے گھر داخل ہوتے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ آج تمہارے لیے اس

یادداشتیں

گھر میں رات گزارنے کی جگہ نہ ملی اور جب کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے کہ رات گزارنے کی جگہ اور شام کا کھانا مل گیا۔" (صحیح مسلم: 5262)

غافل نصیحت کو کھیلتے ہوئے سنتے ہیں۔

6. اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ(1) مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ(2) لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ

"قریب آ گیا لوگوں کے لیے اُن کا حساب اور وہ غفلت میں منہ موڑنے والے ہیں۔(1) اُن کے ربّ کی طرف سے جو نئی نصیحت اُن کے پاس آتی ہے وہ اُسے کھیلتے ہوئے سنتے ہیں۔(2) دل اُن کے غافل ہیں۔ (الانبیاء: 1,4)

اللہ کی یاد سے غافل خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔

7. وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا(28)

"اور تم ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور جس نے اپنی خواہشِ نفس کی پیروی کر لی اور جس کا معاملہ حد سے گزرا ہوا ہے۔"

(الکہف: 28)

غافل ایمان نہیں لاتے۔

8. عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ كَبْشٌ اَمْلَحُ (زَادَ اَبُوْ كُرَيْبٍ) فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ (وَاتَّفَقَا فِي بَاقِي الْحَدِيْثِ) فَيُقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هَذَا ؟فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ. قَالَ ثُمَّ وَيُقَالُ: يَا اَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هَذَا ؟ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، هَذَا الْمَوْتُ. "قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُذْبَحُ. قَالَ ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْت وَيَاهْلَ النَّارِ. ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ. [سورة مريم: 39] وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلَى الدُّنْيَا.

یادداشتیں

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن موت کو نمکین رنگ کے ایک دنبے کی شکل میں لایا جائے گا ابوکریب کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اس دنبے کو جنت اور دوزخ کے درمیان لاکر کھڑا کردیا جائے گا اللہ فرمائے گا: اے جنت والو! کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ جنتی اپنی گردنیں اٹھا کر دیکھیں گے اور کہیں گے جی ہاں یہ موت ہے پھر اللہ کی طرف سے حکم دیا جائے گا کہ اسے ذبح کردیا جائے (پھر اسے ذبح کردیا جائے گا) پھر اللہ فرمائے گا اے جنت والو! اب جنت میں ہمیشہ رہنا ہے موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! اب تمہیں ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے اب موت نہیں ہے راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی وانذرھم یوم الحسرۃ۔۔۔۔۔'' اور ان لوگوں کو حسرت کے دن سے ڈرایئے جب ہر بات کا فیصلہ ہوجائے گا اور وہ غفلت میں پڑے ہیں ایمان نہیں لاتے'' اور آپ ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے دنیا کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔'' (صحیح مسلم: 7181)

جمعہ کی نماز چھوٹ جانے سے دل غافل ہوجاتے ہیں۔

9.عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ: "لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ. ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ کو منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ جمعہ (کی نماز) چھوٹنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دیں گے پھر وہ غافلوں میں سے ہوجائیں گے۔''

(صحیح مسلم: 2002)

اللہ کا ذکر نہ کرنے والے غافل کو شرمندگی ہوگی۔

10.عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: "مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ

یاداشتیں

الغَضَبُ

غصہ آئے تو کیا کریں؟

غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائیں۔

1.عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ : اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ : لَیْسَ الشَّدِیدُ بالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیدُ الَّذِی یَمْلِکُ نَفْسَهُ عِنْدَ الغَضَبِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''پہلوان وہ نہیں جو کشتی لڑنے میں غالب ہو جائے بلکہ اصلی پہلوان وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے اور بے قابو نہ ہو جائے۔'' (صحیح بخاری: 6114)

غصہ آئے تو اعوذ باللہ پڑھیں۔

2.حدَّثَنا سُلَیْمانُ بنُ صُرَدٍ قالَ : اسْتَبَّ رَجُلانِ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ وَ نَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ وَاَحَدُهُمَا یَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ،فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ :"اِنِّی لا اَعْلَمُ کَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَایَجِدُ ، لَوْ قَالَ:أعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطانِ الرَّجِیم" ،فَقَالُوا لِلرَّجُلِ :أَلَاتَسْمَعُ مَایَقُولُ النَّبِیُّ ﷺ؟قَالَ :اِنِّی لَسْتُ بِمَجْنُونٍ.

سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے نبی ﷺ کی موجودگی میں جھگڑا کیا۔ ہم بھی آپ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص دوسرے کو گالی دے رہا تھا اور اسکا چہرہ سرخ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اسکا غصہ دور ہو جائے اگر یہ ''اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم'' کہہ لے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس سے کہا کہ سنتے نہیں حضور ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ اس نے کہا کہ کیا میں دیوانہ ہوں۔ (صحیح بخاری: 6115)

غصہ آئے تو حالت بدل لیں۔

یادداشتیں

3.عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ لَنَا:اِذَاغَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّافَلْيَضْطَجِعْ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا:''جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص غصہ ہو(تو اگر وہ) کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔اگر غصہ چلا جائے تو ٹھیک ہے ورنہ لیٹ جائے۔'' (سنن ابی داؤد: 4782)

غصہ آئے تو وضو کرلیں۔

4.عَنْ عَطِيَّةَ (وَهُوَ ابْنُ سَعْدِ الْقُرَظِيُّ رضی اللہ عنہ)أَنَّهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَاِنَّمَاتُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَاِذَاغَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ

حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا:''غصہ شیطان کی طرف ہوتا ہے اور شیطان کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے اور آگ پانی سے ٹھنڈی کی جاتی ہے لہذا جب تم لوگوں میں سے کسی شخص کو غصہ آئے تو وہ وضو کرلے۔''

(سنن ابی داؤد: 4784)

رسول اللہ ﷺ کی وصیت

غصہ نہ کیا کرو۔

5.عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَوْصِنِیْ ، قَالَ : لَا تَغْضَبْ . فَرَدَّدَ مِرَارًا ، قَالَ : لَا تَغْضَبْ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے وصیت فرمایئے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ غصہ نہ کیا کرو۔اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی۔آپ ﷺ نے ہر دفعہ اسے یہی وصیت فرمائی کہ غصہ نہ کیا کرو۔

(بخاری: 6116)

اللہ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔

یادداشتیں

6. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ وَهُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں اسے لکھا اس نے اپنی ذات کے متعلق بھی لکھا اور یہ اب بھی عرش پر لکھا ہوا موجود ہے کہ "میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔"

(صحیح بخاری: 7404)

یادداشتیں

الطَمَع

حرص کرنا

کس کس چیز کی طمع؟

نیک لوگوں میں شامل ہونے کی طمع۔

1.وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (83) وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ (84) "

اور جب وہ اس کلام کو سنتے ہیں جو اس رسول کی طرف نازل کیا گیا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی ہوتی ہیں اس وجہ سے کہ انہوں نے حق میں سے پہچان لیا ہے۔وہ پکار اُٹھتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم ایمان لے آئے ہیں۔پھر ہمارا نام گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔(83)اور آخر ہمیں کیا ہے کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ تعالیٰ پر اور اس حق پر جو ہمارے پاس آیا ہے؟ جب کہ ہم یہ حرص رکھتے ہیں کہ ہمارا ربّ ہمیں نیک لوگوں کی جماعت میں شامل کرلے۔(84) (المائدۃ:83۔84)

بدلے کے دن خطاؤں کی معافی کی طمع۔

2وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـــَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ (82)

اور جس سے میں طمع رکھتا ہوں کہ بدلے کے دن وہ میری خطا معاف کردے گا۔"

(الشعراء:82)

اللہ سے طمع ہے کہ وہ معاف کردے

3. اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ (51)

"یقیناً ہم طمع رکھتے ہیں کہ ہمارا ربّ ہماری خطاؤں کو معاف کردے گا کہ ہم سب سے پہلے

یادداشتیں

ایمان لانے والے بنیں۔" (51) (الشعراء:46۔51)

اللہ کو خوف اور طمع سے پکارو۔

4. اَدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ط اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ (55) وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ (56)

"اپنے ربّ کو پکارو، گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے۔ یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔ (55) اور زمین میں اُس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔ اور اُسی کو پکارو خوف کے ساتھ اور طمع کے ساتھ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں سے قریب ہے۔ (56)" (الاعراف:55۔56)

وہ اپنے رب کو خوف اور طمع سے پکارتے ہیں۔

5. تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ (16)

"اُن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔ وہ اپنے ربّ کو خوف اور اُمید سے پکارتے ہیں۔ اور اُس میں جو ہم نے انہیں رزق دیا وہ خرچ کرتے ہیں۔ (16)"

(السجدہ:15۔16)

کس کی طمع برباد کرتی ہے؟

دنیا کی محبت اور زندگی کی لمبی امید۔

6. أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ: فِي حُبِّ الدُّنْيَا، وَطُوْلِ الْعَمَلِ".

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آنحضرت ﷺ نے فرمایا بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے، دنیا کی محبت اور زندگی کی لمبی امید۔" (بخاری: 6420)

یادداشتیں

مال اور عمر کی حرص۔

7.عَنْ أَنَسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ "يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ :الْحِرْصُ عَلَىٰ الْمَالِ ، وَالْحِرْصُ عَلَىٰ الْعُمُرِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :ابن آدم بوڑھا ہوتا ہے اور اس میں دو چیزیں جوان رہتی ہیں مال اور عمر پر حرص۔''(مسلم: 2412)

مال اور عزت کی حرص برباد کر دیتی ہے۔

8.عَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:قَالَ رَسُولِ اللهِ ﷺ "مَاذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ فَأَفْسَدَلَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ".

حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''دو بھوکے بھیڑیے جن کو بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا دین کو مال اور عزت کی حرص برباد کرتی ہے۔'' (جامع ترمذی: 2376)

حرص سے مال میں برکت پیدا نہیں ہوتی۔

9.عَنْ حَكِيمِ ابْنِ حِزَامٍ قَالَ:سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ:"إِنَّ هٰذَا الْمَالَ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِيْ:[يَا]حَكِيْمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى.

''حکیم بن حزام نے' کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ تو آنحضرت ﷺ نے مجھے عطا فرمایا۔میں نے پھر مانگا اور آنحضرت ﷺ نے پھر عطا فرمایا۔پھر میں نے مانگا اور آنحضرت ﷺ نے پھر عطا فرمایا۔پھر فرمایا کہ یہ مال ۔اور بعض اوقات سفیان نے یوں بیان کہ (حکیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) اے حکیم !یہ مال سرسبز اور خوشگوار نظر آتا ہے پس جو

یادداشتیں

شخص اسے نیک نیتی سے لے اس میں برکت ہوتی ہے اور جو لالچ کے ساتھ لیتا ہے تو اسکے مال میں برکت نہیں ہوتی بلکہ وہ اس شخص جیسا ہو جاتا ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔" (صحیح بخاری: 6441)

رسول اللہ ﷺ کی وصیتیں۔

جو نہ ملے اس کی پرواہ نہ کرو اور اس کے پیچھے نہ پڑو۔

10. عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَر كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِيْنِى الْعَطَاءَ ، فَأَقُوْلُ : أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّى فَقَالَ : خُذْهُ اِذَا جَائَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَئٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا ، فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ."

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ کہ رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی چیز عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ آپ مجھ سے زیادہ محتاج کو دے دیجیے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ فرماتے کہ لے لو، اگر تمہیں فرماتے کہ لے لو، اگر تمہیں کوئی ایسا مال ملے جس پر تمہارا خیال نہ لگا ہوا ہو اور نہ تم نے اسے مانگا ہو تو اسے قبول کر لیا کرو۔ اور جو نہ ملے تو اس کی پرواہ نہ کرو اور اس کے پیچھے نہ پڑو۔ (صحیح بخاری: 1473)

مزید حاصل کرنے کی طمع۔

11. ذَرْنِىْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا (11) لا وَّ جَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا (12) لا وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا (13) لا وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا (14) ل ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ا (15) ق كَلَّا ط اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا (16) سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا (17) ط

"چھوڑ دو مجھے اور اُس شخص کو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا۔ (11) اور میں نے اُس کے لیے بہت پھیلا ہوا مال بنا دیا۔ (12) اور حاضر رہنے والے بیٹے۔ (13) اور میں نے اُس کے لیے راستہ ہموار کر دیا۔ (14) پھر وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اُسے اور زیادہ دوں۔ (15) ہرگز نہیں! یقیناً وہ ہماری آیات سے مخالفت رکھتا ہے۔ (16) جلد ہی میں اُسے کٹھن

یادداشتیں

چڑھائی چڑھاؤں گا۔(17)" (المدثر:11-17)

طمع سے بچنے کی دعائیں۔

اللہ کی پناہ اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔

12.عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا .

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے:"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی سے،قرض اور بخل سے اور انتہائی بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے۔اے اللہ! میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری عطا فرما اور اس کو پاک کر دے،تو ہی اس کا بہترین پاک کرنے والا ہے،تو ہی اس کا کارساز اور مولیٰ ہے۔اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جو نہ ڈرے اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔" (مسلم: 6906)

حرص کا خطرہ ہے۔

13.يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا(32)

"اے نبی کی بیویو!تم عام عورتوں میں سے کسی کی طرح نہیں ہو۔اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہو تو بات میں نرمی اختیار نہ کیا کرو۔ پھر جس شخص کے دل میں بیماری ہے وہ لالچ میں پڑ جائے گا۔اور معروف بات کرو۔ (الاحزاب: 32)

انسان کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔

14.عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ : لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ

یادداشتیں

وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا وَّلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ .

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’اگر انسان کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو تیسری کا خواہش مند ہوگا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور اللہ اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو (دل سے) سچی توبہ کرتا ہے۔‘‘

(بخاری: 6436)

یادداشتیں

العنف زبردستی

دین میں کوئی زبردستی نہیں۔

1. لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِقف لا قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّج فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ مبِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (256)

''دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ یقیناً ہدایت گمراہی سے واضح ہو چکی ہے۔ پھر جو طاغوت کا انکار کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے تو یقیناً اس نے مضبوط حلقہ پکڑ لیا جس نے کبھی ٹوٹنا نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔'' (البقرہ: 256)

کیا تم لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کرو گے؟

2. وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًاط اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (99)

''اور اگر تیرا ربّ چاہتا تو زمین پر جتنے لوگ ہیں سب ایمان لے آتے۔ تو کیا تم لوگوں کو مجبور کرو گے یہاں تک کہ وہ سب مومن ہو جائیں۔'' (یونس 99)

اللہ ہمارے اس گناہ کو معاف کرے جس کے لیے تم نے ہمیں مجبور کیا۔

3. اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِط وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى (73)

''یقیناً ہم تو اپنے ربّ پر ایمان لائے تاکہ وہ ہمارے لیے ہمارے گناہ بخش دے اور اُس جادو کو بھی جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔'' (طٰہٰ:73)

گناہ پر مجبور مت کرو۔

4. وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖط وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ق صلے وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰكُمْط وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ

یاداشتیں

تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ(33)

''اور جو نکاح کا موقع نہ پائیں تو انہیں چاہیے کہ پاکدامنی اختیار کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے۔اور تمہارے غلاموں میں سے جو مکاتبت چاہتے ہیں، اگر تم ان میں کوئی بھلائی دیکھتے ہو تو اُن سے مکاتبت کرلو۔اور اُن کو اس مال میں سے دو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے۔اور اپنی لونڈیوں کو جب کہ وہ پاک دامن رہنا چاہتی ہوں، پیشے پر مجبور نہ کرو تا کہ تم دنیا کی زندگی کا کچھ فائدہ حاصل کرلو۔اور جو شخص ان کو مجبور کرے گا تو یقیناً اُن کے مجبور کیے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ (النور:33)

بیٹیوں پر نکاح کے لیے جبر نہ کرو۔

5.عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامٍ الأَنْصَارِيَّةِ:أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ ،فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا.

''خنساء بنت خذام انصاریہ نے کہ ان کے والد نے ان کی شادی کر دی۔ان کی ایک شادی اس سے پہلے ہو چکی تھی (اور اب بیوہ تھیں)اس نکاح کو انہوں نے ناپسند کیا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر(اپنی ناپسندیدگی ظاہر کر دی)تو آنحضرت ﷺ نے اس نکاح کو فسخ کر دیا۔'' (بخاری: 6945)

قرض دار پر بھی سختی مت کرو۔

6.عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُولُ :سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَوْتَ خُصُومٍ بِالبَابِ عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمْ ،وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ :وَاللهِ لاَأَفْعَلُ ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ :أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللهِ فَلَه أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ .

''عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا انہوں نے کہا کہ رسول

یادداشتیں

اللہ ﷺ نے دروازے پر دو جھگڑا کرنے والوں کی آواز سنی جو بلند ہوگئی تھی ۔واقعہ یہ تھا کہ ایک آدمی دوسرے سے قرض میں کچھ کمی کرنے اور تقاضے میں کچھ نرمی برتنے کے لیے کہہ رہا تھا اور دوسرا کہتا تھا کہ اللہ کی قسم! میں یہ نہیں کروں گا۔آخر رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گئے اور فرمایا کہ اس بات پر اللہ کی قسم کھانے والے صاحب کہاں ہیں؟ کہ وہ ایک اچھا کام نہیں کریں گے ۔ان صحابی نے عرض کیا: میں ہی ہوں یارسول اللہ! اب میرا بھائی جو چاہتا ہے وہی مجھ کو بھی پسند ہے۔" (بخاری: 2705)

سختی کا جواب سختی سے مت دو۔

7.عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ یَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ :اَعْطُوْهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهٖ قَالُوْا:یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَمْثَلَ مِنْ سِنِّهٖ فَقَالَ :اَعْطُوْهُ فَاِنَّ مِنْ خَیْرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ قَضَاءً .

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضرت محمد ﷺ سے (اپنے قرض کا) تقاضا کرنے آیا اور سخت سست کہنے لگا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غصے ہو کر اس کی طرف بڑھے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اسے چھوڑ دو کیونکہ جس کا کسی پر حق ہو تو وہ کہنے سننے کا بھی حق رکھتا ہے۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اس کے قرض والے جانور کی عمر کا ایک جانور اسے دے دو۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "یارسول اللہ ﷺ! اس سے زیادہ عمر کا جانور تو موجود ہے (لیکن اس عمر کا نہیں)۔" آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اسے وہی دے دو کیونکہ سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو دوسروں کا حق پوری طرح ادا کرے۔"

(صحیح بخاری: 2306)

سختی کرنے سے بچو۔

8.عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا:اَنَّ یَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِیَّ ﷺ فَقَالُوْا :اَلسَّامُ عَلَیْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ :عَلَیْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ قَالَ :مَهْلًا یَا عَائِشَةُ عَلَیْكِ

یاداشتیں

بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ بِالْعُنْفِ والفُحْشِ قَالَتْ : أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَاقَالُوا ؟قَالَ:أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ ؟رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لي فِيهِمْ ،وَلا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا ''السام علیکم'' (تم پر موت آئے) اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تم پر بھی موت آئے اور اللہ کی تم پر لعنت ہو اور اس کا غضب تم پر نازل ہو لیکن آنحضرت ﷺ نے فرمایا (ٹھہرو) عائشہ رضی اللہ عنہا! تمہیں نرم خوئی اختیار کرنی چاہئے سختی اور بدزبانی سے بچنا چاہئے ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ،حضور ﷺ آپ نے ان کی بات نہیں سنی ۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم نے انہیں میرا جواب نہیں سنا ،میں نے ان کی بات انہیں لوٹا دی اور ان کے حق میں ان کی بدعا قبول ہو جائے گی ۔لیکن میرے حق میں ان کی بدعا قبول ہی نہ ہوگی۔'' (بخاری:6030)

تم سختی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔

9.عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي المَسْجِدِ ،فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ :دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ ماءٍ ،أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ ،فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِيْنَ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس کی طرف مارنے کو بڑھے ،لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے اس جگہ پر پانی کا ایک ڈول بھرا ہوا بہا دو کیونکہ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو۔تنگی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔'' (بخاری: 6128)

جانوروں پر بھی سختی کرنے سے باز رہو۔

10.عَنْ سَهْلِ ابنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ :مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ قَالَ:اتَّقُوا اللهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَكُلُوهَا صَالِحَةً .

یادداشتیں

''حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک اونٹ کو دیکھا کہ جس کا پیٹ اس کی پشت سے لگ گیا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ ان بے زبان جانوروں کے سلسلہ میں اللہ کا خوف کرو،ان پر اچھی طرح سوار ہو اور ان کو ٹھیک طرح کھلاؤ پلاؤ۔'' (ابوداؤد: 2548)

11. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : :أَرْدَفَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَلْفَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَسَرَ اِلَيَّ حَدِيْثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًامِنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحَبُّ مَا اَسْتَتَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفًا أَوْ حَائِشَ نَخْلٍ قَالَ : فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَاجَمَلٌ فَلَمَّارَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَ ذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ:مَنْ رَبُّ هَذَاالْجَمَلِ ؟لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ ؟فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ :لِيْ يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ :أَفَلَاتَتَّقِيْ اللهَ فِيْ هَذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِيْ مَلَّكَكَ اللهُ اِيَّاهَا ؟ فَإِنَّهُ شَكَاإِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ

''حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت محمد ﷺ نے ایک روز اپنے ہمراہ سوار کیا اور آہستہ سے مجھے ایک بات ارشاد فرمائی جو میں کسی کو نہیں بتاؤں گا اور آپ ﷺ کو قضاء حاجت کے لیے چھپ جانے کے مقامات میں دو مقام زیادہ پسندیدہ تھے یا تو کوئی جگہ بلند ہو یا درختوں کا جھنڈ ہو۔ایک مرتبہ آپ ﷺ کسی انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے اس طرف سے ایک اونٹ آیا اور اس نے آپ ﷺ کو دیکھتے ہی رونا شروع کر دیا اور س نے اپنی آنکھوں سے آنسو بہانا شروع کر دیئے آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے (شفقت سے) اونٹ کے سر مبارک پر ہاتھ مبارک پھیرا وہ خاموش ہو گیا۔اس کے بعد آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کس کا اونٹ ہے؟ انصار میں سے ایک نوجوان حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ میرا اونٹ ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا تم اس جانور کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں کرتے کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے تم کو مالک بنایا۔اس اونٹ نے مجھ سے تمہاری شکایت کی کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو (زیادہ کام یا زیادہ بوجھ لاد کر) اس کو تھکا مارتا ہو۔''

یاداشتیں

(سنن ابی داود: 2549)

جسے گناہ کرنے پر مجبور کردیا جائے

12. دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُاللهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَىٰ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ، وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ، وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ نِيَّتِهِ.

''حارث بن ابی ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان کے ہمراہ امّ المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اوران دونوں نے سیّدہ رضی اللہ عنہا سے اس لشکر کے بارے میں سوال کیا جسے ابن زبیر کی خلافت کے دوران دھنسایا گیا تھا تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک پناہ لینے والا بیت اللہ کی پناہ لے گا پھر اس کی طرف لشکر بھیجا جائے گا۔ اور وہ جب ہموار زمین (بیداء) میں پہنچے گا تو انہیں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جس کو زبردستی اس لشکر میں شامل کیا گیا ہو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن اسے اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا۔'' (مسلم: 7240)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا

اے اللہ! میری امت پر سختی کرنے والے پر سختی فرما۔

13. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَاسَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي بَيْتِي هَذَا: اللَّهُمَّ! مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَاشْفُقْ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ، فَارْفُقْ بِهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

یادداشتیں

آپ ﷺ نے میرے اس گھر میں فرمایا :اے اللہ!میری اس امت میں سے جس کو ولایت دی جائے اور وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی کر اور میری امت میں سے جس کو کسی معاملہ کا والی بنایا جائے وہ ان سے نرمی کرے تو تو بھی اس پر نرمی کر۔"
(مسلم: 4722)

یاداشتیں

البَغی

سرکشی

☆ ناحق زیادتی کیا ہے؟

1. هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُکُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا کُنْتُمْ فِی الْفُلْکِ ۚ وَ جَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ (22) فَلَمَّاۤ اَنْجٰهُمْ اِذَا هُمْ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُکُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِکُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۫ ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُکُمْ فَنُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ(23)

''وہی ہے جو تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ لوگوں کو لے کر موافق ہوا کے ساتھ چلتی ہیں اور وہ اس پر خوش ہو رہے ہوتے ہیں تو اچانک تند ہوا آجاتی ہے اور ہر طرف سے اُن پر موجیں اُٹھنے لگتی ہیں اور وہ گمان کر لیتے ہیں کہ یقیناً ہم گھر گئے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اُسے پکارتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں اس سے نجات دے دی تو ہم ضرور شکر گزاروں میں سے ہوں گے۔ (22) پھر جب وہ انہیں نجات دے دیتا ہے تب وہ فوراً زمین میں ناحق زیادتی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو! یقیناً تمہاری یہ سرکشی تمہارے اپنے خلاف ہے۔ دنیا کی زندگی کا تھوڑا سا سامان ہے۔ پھر ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ہم تمہیں بتا دیں گے جو کچھ تم کرتے رہے تھے۔ (23)''

(سورۃ یونس: 22,23)

☆ ناحق زیادتی کا حکم۔

اللہ تعالیٰ نے ناحق زیادتی کو حرام کیا ہے۔

یادداشتیں

2. قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ.(33)

''آپ کہہ دو کہ میرے ربّ نے تو بس بے حیائی کے کاموں کو حرام قرار دیا ہے اُن میں سے جو کُھلے ہوں اور جو چُھپے ہوئے ہوں اور گناہ اور ناحق زیادتی کو۔ اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرو جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایسی بات کرو جس کا تم علم نہیں رکھتے۔(33)'' (سورۃ الاعراف:33)

اللہ تعالیٰ ظلم اور زیادتی سے روکتا ہے۔

3. اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ ۚ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ(90)

اللّٰهَ ط

''یقیناً اللہ تعالیٰ عدل اور احسان اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور فحاشی اور بُرائی اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم سبق لو۔''(90) (سورۃ النحل:90)

ناحق زیادتی پر تکبر کرنا سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔

4. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِیْكٍ ﷺ قَالَ: اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یَقُوْلُ: "مِنَ الْغَیْرَةِ مَا یُحِبُّ اللّٰهُ، وَمِنْهَا مَا یُبْغِضُ اللّٰهُ. فَاَمَّا الَّتِي یُحِبُّهَا اللّٰهُ: فَالْغَیْرَةُ فِي الرِّیبَةِ. وَاَمَّا الْغَیْرَةُ الَّتِي یُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَیْرَةُ فِي غَیْرِ رِیبَةٍ، وَاِنَّ مِنَ الْخُیَلَاءِ مَا یُبْغِضُ اللّٰهُ، وَمِنْهَا مَا یُحِبُّ اللّٰهُ. فَاَمَّا الْخُیَلَاءُ الَّتِي یُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِیَالُ الرَّجُلِ نَفْسَهُ عِنْدَ الْقِتَالِ، وَاخْتِیَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ، وَاَمَّا الَّتِي یُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِیَالُهُ فِي الْبَغْيِ".

''حضرت جابر بن عتیک سے روایت ہے کہ نبی کریم فرماتے تھے کہ غیرت دو طرح کی ہے ایک تو وہ جو کہ اللہ کی پسند ہے اور دوسری وہ جو اللہ کو پسند نہیں وہ غیرت جو کہ اللہ کی پسندیدہ ہے وہ یہ ہے کہ شبہ کی جگہ پر ہو اور قوی قرائن موجود جیسے کہ کسی شخص کی بیوی سے کوئی شخص خلوت میں آ کر ہنسی مذاق کرے اور وہ غیرت جو کہ اللہ کو محبوب نہیں وہ یہ کہ شبہ کے بغیر

یادداشتیں

اسی طرح پر تکبر بھی ایک قسم کا اللہ کو ناپسند ہے ایک قسم کا پسندیدہ ہے جو تکبر پسندہ ہے وہ یہ کہ انسان کفار سے جہاد کے وقت غرور کرے اور راہ الٰہی میں دیتے وقت یعنی بخوشی صدقہ دے اور جو تکبر ناپسندیدہ ہے وہ یہ ہے کہ ظلم اور تعدی میں غرور کرے اور نسب میں فخر کرے"
(ابوداود: 2659)

☆ناحق زیادتی کیوں ہوتی ہے؟

ضد کی وجہ سے

5. وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ لا وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ج فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ز فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ(89) بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ج فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ط وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ(90)

" اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کے پاس ایک کتاب آئی جو اُن کے پاس موجود کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے۔اور وہ پہلے سے کافروں کے مقابلے میں فتح مانگا کرتے تھے۔پھر جب وہ چیز ان کے پاس آگئی جسے انہوں نے پہچان لیا تو انہوں نے اُس کا انکار کردیا۔پھر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے انکار کرنے والوں پر۔(89) کیسا بُرا ذریعہ ہے جس کے عوض اُنہوں نے اپنی جانوں کو بیچ دیا کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے کلام کا اس ضد کی بناء پر انکار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔پھر وہ غصّے پر غصّے کے ساتھ لوٹے ہیں اور کافروں کے لیے توہین آمیز عذاب ہے۔(90)"
(سورۃ البقرۃ: 89,90)

آپس کی زیادتی

6. كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً قف فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ص وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِم وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ

یادداشتیں

اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْہُ مِنْم بَعْدِ مَا جَآءَ تْھُمُ الْبَیِّنٰتُ بَغْیًا م بَیْنَھُمْ ۚ فَھَدَی اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِھط وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ(213)

''لوگ ایک ہی اُمت تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔ اور اُن کے ساتھ کتاب کو حق کے ساتھ نازل کیا تا کہ وہ لوگوں کے درمیان اُن باتوں کا فیصلہ کردے جس میں اُنہوں نے اختلاف کیا۔ اور اُس میں اختلاف نہیں کیا مگر ان لوگوں نے جن کو حق کا علم دیا گیا تھا۔ اور اپنے پاس روشن نشانیاں آنے کے بعد آپس میں زیادتی کرنے کے لیے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے ان لوگوں کو جو ایمان لائے حق کے معاملے میں ہدایت دی جس میں انہوں نے اختلاف کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔(213)''

(سورۃ البقرۃ:213)

7. اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُقف وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْمبَعْدِ مَا جَآءَ ھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًامبَیْنَھُمْ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ(19)

''یقیناً دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔ اور اہلِ کتاب نے علم آجانے کے بعد محض آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی کرنے کے لیے اختلاف کیا۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔''

(سورۃ آل عمران:19)

☆ ناحق زیادتی کب ہوتی ہے؟

اگر اللہ رزق میں کشائش کردیتا تو لوگ سرکش ہوجاتے۔

8. وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰکِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ ط اِنَّہٗ بِعِبَادِہٖ خَبِیْرٌ بَصِیْرٌ(27)

یاداشتیں

''اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے رزق کشادہ کردیتا تو وہ زمین میں سرکش ہوجاتے مگر وہ ایک اندازے سے جو چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں کی خبر رکھنے والا، دیکھنے والا ہے۔'' (27) (سورۃ الشوریٰ:27)

☆ ناحق زیادتی کرنے والے

ناحق زیادتی کرنے والے جہنم کی دعوت دیتے ہیں۔

9.عَنْ عِكْرِمَةَ : قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَلابْنِهِ عَلِيٍّ : اِنْطَلِقَا اِلَى اَبِیْ سَعِیْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهِ فَانْطَلَقَا فَإِذَا هُوَ فِيْ حَآئِطٍ يُصْلِحُهُ فَاَخَذَ رِدَآءَهُ فَاحْتَبٰى ثُمَّ اَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى اَتٰى عَلٰى ذِكْرِ بِنَآءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ : كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ : وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوْنَهُ اِلَى النَّارِ قَالَ : يَقُوْلُ عَمَّارٌ : أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ .

عکرمہ نے بیان کیا کہ مجھ سے اور اپنے صاحبزادے علی سے ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور ان کی احادیث سنو۔ ہم گئے تو دیکھا کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ اپنے باغ کو درست کررہے تھے۔ ہم کو دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر سنبھالی اور گوٹ مار کر بیٹھ گئے، پھر ہم سے حدیث بیان کرنے لگے۔ جب مسجد نبوی ﷺ بنانے کا ذکر آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہم تو (مسجد کے بنانے میں حصہ لیتے وقت) ایک ایک اینٹ اٹھاتے لیکن عمار دو دو اینٹیں اٹھا رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں دیکھا تو ان کے بدن سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا: ''افسوس! عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی، جسے عمار جنت کی دعوت دیں گے اور وہ جماعت عمار کو جہنم کی دعوت دے رہی ہوگی۔'' ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمار رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں فتنوں سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ (صحیح بخاری:447)

اگر ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے۔

یاداشتیں

10. وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ج فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوْا الَّتِىْ تَبْغِىْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ج فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ(9)

''اور اگر اہلِ ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو اُن دونوں کے درمیان صلح کراؤ۔ پھر اگر اُن دونوں میں سے ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اُس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ پھر اگر وہ پلٹ آئے تو اُن دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کراؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''(9) (سورۃ الحجرات:9)

رسول اللہ ﷺ کی وصیت۔

نہ گناہ کرو نہ بغاوت نہ حسد

11. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه اَنَّهُ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ''كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ، صَدُوْقِ اللِّسَانِ''. قَالُوْا: صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ، فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: ''هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ، لَا اِثْمَ فِيْهِ وَلَا بَغْيَ، وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ''.

''عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ کونسا آدمی افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صاف دل (جو حسد اور کبر اور بغض اور خیانت سے خالی ہو) زبان کا سچا لوگوں نے کہا کہ زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن صاف دل کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ پرہیزگار پاک صاف جس کے دل میں نہ گناہ ہو نہ بغاوت نہ بغض نہ حسد۔'' (ابن ماجہ: 4216)

انجام

باغی کو دنیا میں بھی سزا ملتی ہے اور آخرت میں بھی۔

یاداشتیں

12.عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِيْ الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْبُغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ".

"ابی بکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بغی اور قطع رحم سے زیادہ کوئی گناہ اس لائق نہیں کہ اس کے مرتکب کو جلد دنیا میں سزا ملے اور اس کو آخرت میں بھی جمع کیا جائے۔" (الترمذي: 2511)

جس پر زیادتی کی جائے، اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد کرتا ہے۔

13. ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ(60)

"یہ (ہے ان کا معاملہ)۔ اور جو کوئی بدلہ لے جیسا کہ اس کے ساتھ کیا گیا تھا، پھر اُس پر زیادتی کی جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد کرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا، درگزر کرنے والا ہے۔"(60) (سورۃ الحج:60)

یاداشتیں

العُدْوَانُ

زیادتی

گناہ اور زیادتی میں تعاون نہیں۔

1. وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ.

''گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو۔'' (المائدہ:2)

مظلوم بھی ظلم کا جواب دینے میں زیادتی نہ کرے۔

2. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ. :الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا ، فَعَلَى الْبَادِيءِ ، مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ .

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو آدمی آپس میں گالی گلوچ کریں تو گناہ ابتداء کرنے والے پر ہی ہوگا جب تک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھے، یعنی زیادتی نہ کرے۔'' (مسلم:6591)

دعا میں حد سے زیادہ بڑھنا۔

3. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ؓ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُوْلُ :اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ اِذَادَخَلْتُهَافَقَالَ :أَىْ بُنَىَّ سَلِ اللهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ فَاِنِّى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ : يَقُوْلُ سَيَكُوْنُ فِىْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِىْ لطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ

عبداللہ بن مغفل ؓ نے اپنے بیٹے کو سنا وہ کہہ رہے تھے یا اللہ میں تجھ سے سفید محل مانگتا ہوں جنت کی دائیں طرف جب میں اس میں داخل ہوں تو کہا کہ اے میرے چھوٹے بیٹے اللہ سے جنت مانگ اور اس کی دوزخ سے پناہ مانگ بس یہی کافی ہے کیونکہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ قریب میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دعا کو حد سے زیادہ بڑھا دیں گے۔ (ابوداؤد:96)

یادداشتیں

زکوۃ کی وصولی میں زیادتی کرنے والا زکوۃ کی ادائیگی میں رکاوٹ ڈالنے والا ہے۔

4.عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷜ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُتَعَدِّي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا .

''حضرت اَنس بن مالک ﷜ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا زکوۃ وصول کرنے میں زیادتی کرنے والا شخص زکوۃ کے ادا کرنے سے رکاوٹ ڈالنے والے جیسا ہے۔''
(اَبوداود: 1585)

یادداشتیں

القَتلُ

قتل کرنا کیسا جرم ہے؟

ایک مسلمان کی جان، مال اور عزت دوسرے پر حرام ہیں۔

1.عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهُ وَلَا یَخْذُلُهُ وَلَا یَحْقِرُهُ التَّقْوٰی هٰهُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ : بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِّنَ الشَّرِّ أَنْ یَّحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: تم لوگ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو اور نہ ہی تناجش کرو (تناجش بیع کی ایک قسم ہے) اور نہ ہی ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ ہی ایک دوسرے سے رُوگردانی کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے اور نہ ہی اسے حقیر سمجھتا ہے۔'' آپ ﷺ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا: ''تقویٰ یہاں ہے۔ کسی آدمی کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر پورا پورا حرام ہے، اس کا خون اور اس کا مال اور اس کی عزت و آبرو۔''

(مسلم: 6541)

مومن کو قتل کرنا کفر ہے۔

2.قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : ''سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ کُفْرٌ.''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔''
(صحیح بخاری: 7076)

یاداشتیں

ناحق خون کرنا ہلاکت ہے۔

3.عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : اِنَّ مِنْ وَرْطاتِ الاُمُورِ الَّتِی لا مَخْرَجَ لِمَنْ اَوْقَعَ نَفْسَهُ فِيها : سَفْکَ الدَّمِ الحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے تھے کہ ہلاکت کا بھنور جس میں گرنے کے بعد پھر نکلنے کی امید نہیں ہے وہ ناحق خون کرنا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔
(صحیح بخاری: 6863)

انجام

جو جان ناحق قتل کی جائے۔

4.عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:"لَاتُقْتَلُ نَفْسٌ اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ آدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِنْهَا."

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جو جان ناحق قتل کی جائے اس کے (گناہ کا)ایک حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل پر)پڑتا ہے۔"
(صحیح بخاری: 6867)

لوگوں کے درمیان سب سے پہلے ناحق خون کا فیصلہ ہوگا۔

5.حَدَّثَنِی شَقِیقٌ قَالَ:سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ:قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:"اَوَّلُ مَايُقْضٰی بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ."

شقیق رحمہ اللہ نے بیان کیا کہا میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:"سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ لوگوں کے درمیان ہوگا وہ ناحق خون کے بدلہ کا ہوگا۔"
(صحیح بخاری: 6533)

قیامت کے دن مقتول کے گلے کی رگوں سے خون بہتا ہوگا۔

امان دینے کے بعد قتل کرنے والا قیامت کے دن فریب کا جھنڈا اٹھائے گا۔

یاداشتیں

6.قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ :"مَنْ أَمِنَ رَجُلًا عَلَى دَمِهِ فَقَتَلَهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ لِوَاءَ غَدْرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ."

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:''جو شخص کسی امان دیوے جان کی پھر اس کو قتل کرے تو قیامت کے دن فریب کا جھنڈا اٹھائے گا۔'' (ابن ماجہ: 2688)

قتل ہونے والا۔

7.عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ :قَالَ:"يَجِيءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُوْلُ:يَارَبِّ!قَتَلَنِيْ هٰذَا حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ" قَالَ:فَذَكَرُوا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ:(وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ)[93]قَالَ وَمَا نُسِخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا بُدِّلَتْ وَأَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ؟

روایت ہے ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ نے فرمایا کہ آئے گا مقتول قاتل کے ساتھ قیامت کے دن کہ پیشانی کے بال اور سر قاتل کا مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور مقتول کے گلے کی رگوں سے خون بہتا ہوگا اور وہ کہے گا کہ اے رب میرے! اس نے مجھے قتل کیا یہاں تک کہ لے جائے گا وہ قاتل کو عرش کے نزدیک کہا راوی نے کہ پھر ذکر کیا لوگوں نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے توبہ کا یعنی توبہ اس کی قبول ہے یا نہیں تو پڑھی انہوں نے آیت: (وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا۔۔۔) آخر تک اور کہا کہ منسوخ نہیں ہوئی یہ آیت اور نہ بدلی گئی اور اس کی توبہ کہاں قبول ہو سکتی ہے۔'' (ترمذی: 3029)

خودکشی۔

خودکشی کرنے والا دوزخ میں بھی خود کو مارتا رہے گا۔

8. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ:قَالَ النَّبِيُّ ﷺ :"الَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِيْ النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِيْ النَّارِ."

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص

یاداشتیں

خود اپنا گلا گھونٹ کر جان دے ڈالتا ہے وہ جہنم میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جو برچھے یا تیر سے اپنے تئیں مارے وہ دوزخ میں بھی اس طرح اپنے تئیں مارتا رہے گا۔" (صحیح بخاری: 1365)

جس نے اپنے آپ کو قتل کیا۔

9. عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِیْدَةٍ فَحَدِیْدَتُهُ فِی یَدِهِ یَتَوَجَّأُ بِهَا فِی بَطْنِهِ فِی نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیهَا اَبَدًا وَمَنْ شَرِبَ سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ یَتَحَسَّاهُ فِی نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیهَا اَبَدًا وَمَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ وَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ یَتَرَدّٰی فِی نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیهَا اَبَدًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے آپ کو لوہے کے ہتھیار سے قتل کیا تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اس ہتھیار سے اپنے پیٹ کو زخمی کرتا رہے گا۔ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں رہے گا اور جس نے زہر پی کر اپنے آپ کو قتل کیا تو وہ اسے چوستا رہے گا اور دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر قتل کیا تو وہ پہاڑ سے یوں ہی گرتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہے گا"۔ (صحیح مسلم: 300)